مدینۃ المسیح علیہ السلام

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔ رمضان شریف میں قرآن کریم پر بہت غور و تدبر کرنا چاہیئے کیونکہ جہاں قرآن کریم پڑھا جاتا ہے وہاں شیاطین کا دخل نہیں ہو سکتا۔ رمضان مبارک میں قرآن شریف کے کثرت تدبر سے معرفت الٰہیہ ترقی کرتی ہے ✣

گرمی کی شدت اور بارش کی قلت کے متعلق ہر جگہ سے خطوط آرہے ہیں۔ اسکے لئے مسجد اقصےٰ میں دُعا کی گئی ✣

آمد مہمانان۔ مولوی محمد فضل صاحب چنگوی اپنے وطن سے محمد عبداللہ جان صاحب سٹوڈنٹ بی اے کلاس علیگڈھ سے ملک حسن محمد صاحب سمبڑیال سے سردار خان صاحب ساہی والہ سے۔ بابو الٰہی بخش صاحب سٹیشن ماسٹر صاحب تخت محل سے ۔ مرزا محمود بیگ صاحب و مرزا سلطان احمد صاحب پٹی ضلع لاہور سے تشریف لائے

اخبار احمدیہ

لاہور سے سید دلاور شاہ سکرٹری احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن نے حضرت اقدس کی خدمت میں لکھا تھا کہ انجمن مذکورہ کے ٹریکٹوں کی باقاعدگی میں کچھ سستی سی واقع ہو گئی ہے۔ اگر حضور پسند فرمادیں تو قادیان کی جماعت مبلغین کے لکچر ٹریکٹوں کی صورت میں شائع کئے جائیں ✣

حضور نے ان کو جواب میں لکھوایا۔ آپ محنت سے اپنا کام کئے جائیں مبلغین کے لکچر چھاپنے کے بجائے مجھے ٹریکٹ کا کام پسند ہے۔ اس میں اختصار سے کام لیا جاتا ہے اگر مضمون ملنے میں دقت ہو تو آپ مجھے اطلاع دیں ✣

پیغام میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی اس پبلک تقریر کی نسبت (جو حضور نے مورخہ ۱۱ جولائی کو بمقام لاہور میاں سراج الدین صاحب کے احاطہ میں قریبًا دو ہزار کے مجمع میں فرمائی تھی اور جس کی تعریف میں سامعین (میں سے ہر کہ و مہ رطب اللسان ہے) نہایت گندے اور لغو طرز پر لکھا جارہا ہے اور تقریر کے مفہوم و مطالب کو غلط طور پر پیش کر کے غلط فہمی پھیلائی جارہی ہے اس کے متعلق احباب کو اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ دو زود نویسوں نے ساتھ کے ساتھ اس تقریر کو قلمبند کر لیا تھا۔ اور اب ان دونوں کے الفاظ کو ملا کر صاف کر لی گئی ہے۔ جو انشاء اللہ عنقریب شائع ہو جائے گی۔ ہماری طرف سے اس تقریر کے الفاظ کو محفوظ کرنے میں پوری پوری احتیاط سے کام لیا گیا ہے اور یہ تقریر کے شائع ہونے پر اس بات کا آسانی سے اندازہ ہو سکے گا کہ پیغام کس طرح دیدہ دانستہ حق کو چھپانے اور باطل کو پھیلانے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے ✣

تصحیح اخبار نمبر ۱۳ صہ ۳ کالم اول میں بجائے فیروز الدین کے خیر الدین چاہیئے ✣

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر شائع ہوا)

خبریں

جنگ

فیلڈ مارشل سرجان فرنچ ۲۰ ر جولائی کو خبر دیتے ہیں کہ برطانی سپاہ نے ایک سرنگ بمقام ہوگ کامیابی کے ساتھ اڑائی۔ بعد میں دشمن کی خندقوں پر دوڑ کر سوگز تک قبضہ کرلیا۔

پیرس سے ۲۱ ر جولائی کی تار خبر ہے کہ ریمز کی شدید گولہ باری میں کئی سویلین مارے گئے۔ منگل کی رات کو ایک فرانسیسی ہوائی جہاز نے ایک ملٹری سٹیشن اور گولہ بارود کے ڈپو پر تیس بمب گرائے۔

اطالین معرکوں سے متعلق روما کی تازہ خبر ہے کہ سپاہ اٹلی کی جارحانہ کاروائی مقام آئی سونز و کے تمام محاذ پر جاری رہی جبین کارسو کی سطح مرتفع پر کچھ تو خندقین اور پانسو قیدی قبضہ میں آئے۔ غنیم کے جوابی حملے پسپا کئے گئے لڑائی ساری رات جاری رہی۔

وارسا کے لئے لڑائی بڑی بھاری اور نہایت غضبناک ہو رہی ہے۔ خط حربی ایک جگہ پر قائم نہیں فوجیں سمندر کی سی موجیں مار رہی ہیں دشمن بادی النظر میں تو مزید قدم جما رہا ہے لیکن اصل میں اسکو نقصان عظیم پہنچ رہا ہے۔ ۲۰ ر جولائی لوبلن ریلوے سے جانب جنوب نہایت شدید اور جان توڑ لڑائی ہوئی روسی دن بھر جنرل میکسن کو مار مار کے ہٹاتے رہے بعد میں جرمنوں نے مقام ٹراولوسٹو پر قبضہ کرلیا۔ مگر اگلے دن روسیوں نے بمقام کراسنوسٹو دشمن کے کئی شدید اور جان توڑ حملے رد کئے آسٹریا کی فوجیں دریائے وولیکا پر روکے جانے کے بعد اس کے دائیں کنارے ایک گاؤں میں جا جمیں جس پر روسی ذرا اور مشرق میں دوسری لائن کے مورچوں کی طرف ہٹ آئے پھر دشمن نے بہت سی توپوں سے چار غضبناک حملے کئے جو ایک وسیع محاذ پر تھے۔ مگر روسیوں نے اس کے دانت کھٹے کر دیئے اور ایسی خبر لی کہ نہ صرف آسٹروی بلکہ جرمن بھی اپنی خندقیں چھوڑ چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اور روسی دریائے نیسٹر کے تمام مورچوں پر قابض ہوگئے۔

پیٹروگراڈ میں سرکاری اعلان ہوا ہے کہ ۱۹ ر جولائی کو دشمن علاقہ شادلی میں برابر قدم بڑھا رہا ہے روسی گڑھی کے توپخانہ نے غنیم کے اہم دستوں کو کامیابی کے ساتھ مصروف رکھا۔

روس میں ہوائی جنگ بھی زور سے ہو رہی ہے پیرس کے سرکاری مراسلات (۲۰ ۱۵/۷) میں کئی ہوائی جہازوں کی کاروائی اور بعض مقامات پر بمب پھینکے جانیکا ذکر ہے پیٹروگراڈ کے پیام تار سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۰ جولائی کو ایک بھاری روسی طیارہ اور تین جرمن مشینوں کا مقابلہ ہوا۔ غنیم کے ایک طیارہ کو تو سخت نقصان پہنچا اور باقی بھی سب مار کر ہٹا دیئے گئے روسی مشین صحیح سلامت اپنے ہیڈ کوارٹر پر آگئی۔ اگرچہ اس میں گولیوں سے کئی سوراخ بھی ہوگئے تھے۔

شملہ ۔ ۲۱ ر جولائی۔ حضور وائسرائے کو صاحب وزیر ہند کی جانب سے حسب ذیل پیام برقی مورخہ ۲۰ ر جولائی موصول ہوا ہے۔

آسٹریوں اور جرمنوں کی جارحانہ کاروائی قریباً تمام محاذ پر آگے بڑھ آئی ہے۔ ایک جرمن مراسلہ سرکاری میں ذکر ہے کہ مقام ونڈاو واقع بالٹک پر قبضہ ہوگیا ہے۔ اور روسی کمیونک میں اس بات کا اقرار پایا جاتا ہے۔ کہ غنیم رنگا سے ۷۳ میل مغرب کی طرف ٹوکوم تک اور مٹاؤ سے ۱۶ میل جانب مغرب ڈوبلن تک پہنچ گیا ہے۔ شادلی کے مقام پر روسیوں نے غنیم کے حملے بکامیابی پسپا کئے اور اس کو اس خندق سے ہٹا دیا جو اس نے ۱۵ ر تاریخ کو حاصل کی تھی۔

پولینڈ میں دریائے وسچولا اور پلیکا کے درمیان بقول جرمنوں کے روسی جانب مشرق ہٹ رہے ہیں۔ اور روسیوں کا اینابیان ہے کہ جنوب مشرقی پولینڈ میں دشمن نے مقام کراسنوسٹو پر قبضہ کرلیا۔ اور روسیوں نے اس مقام کے مشرق سے اپنی فوجیں سکنڈ لائن کے ایک مورچہ کی جانب ہٹالی ہیں۔ اور کہ دشمن مشرقی گلیشیا میں مقام سوکل کے قریب دریائے بگ کو عبور کر آیا ہے۔ دریائے نیسٹر پر لڑائی برابر ہو رہی ہے۔ بعض مقابلے بڑے بڑے سخت ہو چکے ہیں۔ سوشینز کے قریب دشمن نے جو حملے کئے وہ پسپا کر دیئے گئے۔ آرگون میں بھی جرمنوں کے حملے پسپا کئے گئے۔ جرمن ڈھیٹ بنکر بار بار دھاوے کرتے رہے۔ مگر ہر بار مار کر ہٹا دیئے گئے۔

اٹلی کی افواج نے دریائے آئی سونز و پر پھر حملے شروع کر دیئے ہیں۔ ایک آسٹروی مراسلہ سرکاری کا بیان ہے کہ اطالین سپاہ نے گوریزیا پر زور شور سے گولہ باری کی اور سطح مرتفع پر حملہ کیا۔ ایک اطالین کروزر بحیرہ اڈریاٹک میں دشمن کے ساحل پر حملہ کرتا ہوا آبدوز کی ٹکر سے غرق ہوگیا۔

مختلف

شملہ منصوری وغیرہ پہاڑی مقامات پر پچھلے دو تین روز میں خاصی اچھی بارش ہوگئی۔

سر ایڈورڈ میکلیگن بہادر چیف سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب منو بذا کی مجلس واضع قوانین کے ممبر مقرر ہوئے۔

میجر انجیلو بالقابہ ڈپٹی کمشنر (پنجاب) کی فرلو میڈیکل سارٹیفکٹ پر تین ماہ کے لئے بڑھائی گئی۔ آپ نومبر میں ہندوستان واپس آئینگے

کالاباغ کے رئیس اعظم خان بہادر عطا محمد خان صاحب نے جنگی اغراض کے لئے گھوڑے خریدنے کو ۳۵ ہزار کی گرانقدر رقم عطا کی اور گورنمنٹ ہند نے شکریہ کے ساتھ قبول فرمائی۔

آنریبل مسٹر سی ایچ آے ہل ممبر محکمہ مال و صیغہ زراعت ماہ رواں کے اخیر حصہ میں دہلی ڈیرہ ڈون کے مختصر دورہ پر روانہ ہونگے اور وسط اگست تک شملہ واپس آجائینگے۔

گورنمنٹ ہند کے پولیٹیکل سیکرٹری صاحب ۲۹ ر جولائی کو دورہ پر روانہ ہو کر اجمیر۔ اودیپور۔ جے پور۔ قرولی۔ دہلی میں قیام فرمائینگے۔ واپسی شملہ کی تاریخ ۱۴ ر اگست ہوگی۔

بھگتالہ واقع ریاست فریدکوٹ میں ۱۹ ر جولائی کو ایک ساہوکار کے گھر پر ڈاکہ پڑا۔ ڈاکو چھ سات تھے برچھیوں سے مسلح ساہوکار اور اس کی بیوی کو زخمی کیا اور کچھ مال لوٹ کرلے گئے۔

کپتان نواب ملک محمد مبارز خان رئیس جہاں آباد (شاہپور) نے ایک جنگی دستہ (نہم ہڈسن ہارس) کے تمام جوانوں کی تنخواہ کا خرچ ایک سال کے لئے (۳۳۰۰ روپیہ) اپنے جیب سے دینا کیا گورنمنٹ نے بشکریہ قبول فرمایا۔

محکمہ تار کے ڈائرکٹر جنرل بہادر ملتوی پیغامات تار میں حسب ذیل مراعات کا اعلان فرماتے ہیں۔

(۱) اعداد بغرض اختصار اسطرح لکھے جاسکتے ہیں۔ مثلاً ۵۲۷ کو پانچ دو سات لکھا جائے اور ایک لفظ شمار کیا جائے ۱۵ حرف فی لفظ تک

(۲) کسری اعداد مثلاً ۱۴ ۱/۴ اور ۵ ۱/۴ بھی اسی طرح سے ایک ہی لفظ میں لکھے جاسکیں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان ۲۵ جولائی ۱۹۱۵ء

اِسلام کا غلبہ

اسلام کسے کہتے ہیں؟ اسکے غلبہ سے کیا مراد ہے؟ وہ کیونکر ہو گا اور کب؟

ہمارے بھولے بھالے عام مسلمان بھائی کمال سادہ لوحی سے یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ اسلام صرف چند رسوم آبائی اور عادات قومی کا نام ہے اور بس۔ مسلمانوں کے گھر پیدا ہوئے۔ انہی میں پلے۔ بڑھے۔ پلے۔ اور انہی کی دیکھا دیکھی زندگی بسر کی۔ جو افعال و اطوار انہیں مروج ہوئے۔ انہی کو آپ بھی بوزنہ صفت نقالی یا کورانہ تقلید کے طور پر اختیار کر لیا۔ اس سے کچھ بحث نہیں کہ ان رسوم و عادات اطوار و حرکات کی اصلیت اور حکمت و مصلحت کیا ہے؟ شریعت کے اوامر و نواہی سے ان کہاں تک تعلق ہے۔ اور مذہباً ان کے نتائج نیک و بد کیا کچھ ہو سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج اسلام کی پاک تاثیرات اور گوناگوں برکات انہیں بالعموم مفقود ہیں۔ الاماشاءاللہ

اسلام کا اصل منشاء تو یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کا فرمانبردار بندہ بن کر رہے۔ اس کے مقدس فرستادوں کا ساتھ دے اور اپنی عملی زندگی کو قصد و ارادہ اور سوجھ بوجھ کے ساتھ نفس پر جبر کر کے بھی ایسے سانچے میں ڈھالے کہ حتی الوسع اس کا کوئی پہلو اپنے مولا کریم کے خلاف مرضی نہ ہو۔ اب یہ بحث کہ موجودہ مسلمانوں کو حقیقی اسلام سے کہاں تک علاقہ رہ گیا ہے؟ ہمارے نزدیک تحصیل حاصل ہو گی۔ کیونکہ ایک طرف انکی عملی حالت دوسرے ان کا اپنا اقرار اس امر کا کافی سے زیادہ ثبوت دے چکا ہے کہ وہ فی الواقع اسلام سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ اور اسلام ان سے بیزار ہو چکا ہے پھر جب کہ نہ انہیں حقیقت اسلام کا علم صحیح نہ اصول و احکام اسلام سے کوئی رشتہ قوی۔ نہ انکی روزانہ زندگی کا وہ رنگ جو ایک سچے مسلمان کا ہونا چاہیئے تو ظاہر ہے کہ غلبۂ اسلام کا وہ مفہوم بھی جو انہوں نے اپنے پندار میں قرار دے رکھا ہے ہرگز صحیح و قابل قبول نہیں ہو سکتا۔

انہوں نے اپنے نزدیک غلبۂ اسلام کے یہ معنی سمجھ رکھے ہیں کہ دنیا بھر میں کسی وقت وہی ایک مذہب رہ جائیگا۔ اور کسی فرد بشر کو طوعاً او کرہاً اسکے اختیار کرنے سے مفر نہ ہو گا حالانکہ یہ عقلاً و نقلاً دونوں طرح محال و ممتنع ہے کہ تمام جہان میں کبھی ایک ہی دین و ملت کا دور دورہ ہو یا البتہ ممکن اور قرین قیاس ہے کہ خدا تعالیٰ کی زبردست مشیت کے ماتحت ایک زمانہ ایسا آئے کہ خدائے واحد کا قائم کردہ ایک ہی دین حق دنیا میں عزو وقار سے یاد کیا جائے وہی نجات اور فوز و فلاح کا قابل اعتماد روشن راستہ ہو اسی کے پیرو جمیع ملل عالم میں ایک فرقان و امتیاز خاص رکھتے ہوں کیا بلحاظ اعتقادات صحیحہ اور اعمال صالحہ کے اور کیا بلحاظ دیگر متعلقات حیات کے انکی زندگی دیگر اقوام پر ایک ایسی بارعب حجت ملزمہ ہو کہ وہ قومیں انکی برتری و سیادت اور صداقت کو زبان حال و قال دونوں سے تسلیم کریں یہ بھی ظاہر اور فطرتاً قابل تسلیم ہے کہ کسی قوم کے تمام افراد کی حالت بالکل یکساں نہیں ہوا کرتی بلحاظ محاسن و معائب کے انمیں مستثنیات اور مدارج کا ہونا ضروری ہے۔ پس یہ توقع کرنا بھی عبث ہو گا کہ مسلمان کسی وقت سارے کے سارے ہی فرشتہ سیرت۔ دینداری و تقویٰ شعاری کا اعلیٰ ترین نمونہ اور دنیوی وجاہت و شوکت میں سکندر بخت دارا شکوہ اور شاہ جمجاہ بن جائینگے۔ ایسا ہونا سُنّت اللہ کے خلاف ہے، اور محال عقل بھی۔ ضرور ہے کہ انمیں بشری کمزوریاں بھی کم و بیش باقی رہیں ضرور ہے کہ امیر۔ غریب۔ متوسط الحال عالم و جاہل۔ دانشور اور نادان۔ آقا اور چاکر۔ غرض ہر درجہ ہر طبقہ کے لوگ جیسے کہ ہمیشہ سے تمام اقوام میں ہوتے آئے ہیں انمیں بھی تا قیامت ہوتے رہیں اگر ایسا نہ ہو تو احکام شریعت معاذ اللہ بیکار ہو جائیں اور دنیا کے تمام کام بند۔ ہاں مگر یہ بھی ضروری ہے کہ جو قوم خدا کی چنی ہوئی اور مقبول ہو اس کی عام حالت دوسری معاصر اقوام سے صراحتہً فائق ہو۔ اور اسمیں انسانی کارستانی کا کچھ دخل نہیں ہو۔ بلکہ سب کچھ خدا کے فضل و رحم سے ہوتا ہو۔ یہ البتہ انسان کا فرض ہے کہ اس کے فضل و رحم اور تائید و نصرت کو جذب کرنیوالے کاموں میں بقدر اپنی سمجھ اور طاقت کے ساعی رہے۔ مگر بھروسا اسی قادر مطلق کا رکھے۔ جو لوگ یا جو قومیں صرف مادی تدابیر اور سفلی اسباب پر تکیہ کر کے اس مسبب الاسباب مالک حقیقی سے غافل ہو جاتی ہیں ایک وقت آتا ہے جبکہ انہیں اپنی غلط کاری و غفلت پر پچھتانا پڑتا ہے ؂

پس اگر مسلمان واقعی مسلمان ہیں یا مسلمان بننا چاہتے ہیں تو ان کا سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ خدا کے برگزیدہ مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کریں جس کے ہاتھ پر انکی اصلاح حال مقدر تھی تھوڑی دیر کیلئے فرض کرو کہ جس کا اسلامی دنیا کو انتظار ہے (نعوذ باللہ) وہ ابھی نہیں آیا تو ہم یہ پوچھتے ہیں کہ جب اور جو بھی تمہاری توقعات کے مطابق آئیگا۔ کیا وہ دیگر اقوام کو ہی اسلام منوانا ہوا آئیگا۔ اور خود مسلمان جو اپنے عقائد و اعمال میں حقیقت اسلام سے دور جا پڑے ہونگے انہیں ٹھیک بنانے اور سیدھا کرنے سے اسکو کچھ تعلق نہ ہو گا؟ یہ تو بالبداہت ظاہر ہے کہ سب سے پہلے اور سب سے زیادہ انہی کی حالت محتاج اصلاح ہے کیونکہ انکے کثیر التعداد فرقے بنگئے ہیں جو ایک دوسرے کو بھی برسر غلط قرار دیتے ہیں۔ اور اپنی غفلت و زیاں کاری کے بھی فرداً فرداً اقبالی مجرم ہیں۔ لازمی بات ہے کہ جیسا مخبر صادقؐ نے خبر دی تھی وہ آنیوالا ان سب فرقوں کیلئے بھی حکم عدل اور امام مفترض الطاعت ہو۔ گویا اپنے رطب و یابس عقائد اور من مانی توقعات کی قربانی تو مسلمانوں کو اس صورت میں بھی بہر حال کرنی ہی پڑیگی پھر یہاں کیوں ایسے لغو مطالبات حق بجانب سمجھے جاتے ہیں جن کی نظیر آج تک کسی مامور من اللہ میں نہیں پائی جاتی مسلمانو خدارا انورا تو انصاف و غیرت سے کام لو۔ اور ہزاروں انبیاء میں ایک ہی ایسا بتلا دو جو خدا کی طرف سے تو اصلاح خلق پر مامور ہوا ہو مگر دنیا میں آن کر وہ اسی محتاج اصلاح مخلوق کی ہاں میں ہاں ملاتا رہا ہو۔ اس طرح وہ سب کو راضی کرنے میں کامیاب ہو گیا ہو اور سب نے اس کو مان لیا ہو ؂

غرض مسلمانوں کے دن پھرنے اور اسلام کا بول بالا ہونے کی یہی ایک سبیل ہے کہ وہ بیہودگی کے وبال سے بچنے کے لئے خدا کے مسیح کو قبول کر لیں۔ پھر اسکی پاک تعلیمات کے ماتحت سچے مسلمان بنکر دیکھ لیں کہ اسلام فی الواقعہ دیگر ادیان پر غالب ہو رہا ہے یا نہیں ورنہ جس غلبہ کو انکی آنکھیں ڈھونڈتی ہیں وہ تو نہ آج تک ہوا ہے نہ تا قیامت ہو سکتا ہے نادان اتنا نہیں سوچتے کہ جب کسی مغلوب کا وجود ہی نہ ہو تو غالب کس پر کہلائیگا ؟

مسلمانو یاد رکھو! تمہارے یہ سارے فرقے وہی تو ہیں جن کا تفرقہ مٹانے کو احمد مجتبےٰ بروز مصطفےٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

مولوی محمد علی صاحب اور انکے رفقاء کے ساتھ مجوزہ جلسہ تقاریر یا مناظرہ کے متعلق اصل واقعات

احمدی جماعت اور دوسرے لوگوں کو معلوم ہے۔ کہ ۷ جولائی ۱۹۱۵ء کو حضرت خلیفہ ثانی صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہ ایک طبّی مشورہ کے لئے لاہور تشریف لے گئے تھے۔ قادیان سے روانگی کے وقت اور لاہور پہنچنے تک کوئی خیال نہ تھا کہ ان لوگوں سے جنھوں نے باوجود احمدی کہلانے کے سلسلہ حقہ خلافت راشدہ سے انکار کیا ہے اور قادیان کے مقررہ مرکز کو چھوڑ کر لاہور میں اپنا نیا مرکز اور نئی انجمن بنائی ہے۔ کسی قسم کی گفتگو یا تبادلہ خیالات یا مناظرہ ان مسائل پر ہوگا۔ جن کو وہ بزعم خود خلافت حقہ اور قادیان سے اپنے قطع تعلق کرنے کے اسباب قرار دیتے ہیں کیونکہ ان مسائل پر گذشتہ سوا سال کے اندر اخبارات اور رسالجات میں مبسوط بحثیں ہونے کے علاوہ حضرت خلیفہ ثانی نے دو مستقل کتابیں القول الفصل اور حقیقۃ النبوۃ آپ تصنیف کرکے شائع فرمائیں۔ اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب بی۔ اے نے کلمۃ الفصل مسئلہ کفر و اسلام پر فیصلہ کن لکھی۔ جن کا جواب آج تک نہیں ہوا۔ اور گذشتہ دنوں میں زمیندار اخبار میں ایک مناظرہ کا چیلنج بھی حضرت خلیفہ ثانی کو من وجہٍ دیا گیا تھا جب جب آمادگی ظاہر کیگئی تو اس کا جو جواب ہمارے بچھڑے ہوئے بھائیوں نے دیا وہ اخبارات میں آچکا ہے۔ ان واقعات پر یکجائی نظر کرنے سے ہمیں اور دوسرے احباب کو کسی جدید مناظرہ یا تبادلہ خیالات کے جلسہ کی توقع نہ تھی۔ اور اسپر اضافہ یہ تھا کہ خود حضرت خلیفہ ثانی اپنے حلق کے متعلق طبی مشورہ کو جارہے تھے۔ جس کے لئے قلتِ کلام لازم تہا مگر ان واقعات کے باوجود لاہور پہنچ کر کچھ ایسے اسباب پیدا ہوگئے کہ وہ پرانی باتیں پھر تازہ ہوگئیں اور حضرت خلیفہ ثانی نے بھی ایک بار اور اتمام حجت اور تبلیغ حق کے خیال سے احباب کی خواہش اور درخواست پر ایک تقریر کرنا منظور کرلیا۔ اور اس سلسلے میں مولوی محمد علی صاحب اور انکے دوستوں سے سلسلہ خط و کتابت شروع ہوگیا۔ اور اب من وجہٍ اسے جاری سمجھنا چاہیئے۔ لیکن چونکہ مولوی محمد علی صاحب کے بعض دوستوں نے قبل از وقت نہ معلوم ان کے مشورہ سے یا بلا مشورہ غلط طور پر کسی مصلحت سے یہ مشہور کرنا شروع کیا ہے کہ گویا ہم نے فرار کیا ہے اسلئے ہمنے جو اس سلسلہ خط و کتابت میں شریک اور ذمہ دار افراد کی طرح کام کرتے رہے ہیں یہ مناسب سمجھا کہ پبلک کی آگاہی کے لئے اس خط و کتابت سے جو اس وقت تک ہوچکی ہے۔ خلاصۃً واقعات کو شائع کردیں تاکہ اصل واقعات کے متعلق کسی قسم کی غلط فہمی پیدا نہ کی جاسکے۔ طوالت کی وجہ سے ہم اصل خطوط اور ضمنی واقعات کو ابھی شائع نہیں کرتے۔ اور نہ کسی نتیجہ کی ذمہ داری اپنے اوپر لیتے ہیں نہ ان خطوط و واقعات پر ریمارک کرتے ہیں۔ صرف خط و کتابت کا خلاصہ شائع کردیتے ہیں۔ ناظرین خود اس سے جس نتیجے پر چاہیں پہنچیں۔

ابتدائی تحریک لاہور کے معزز احباب میں سے شیخ محمد امین صاحب اور میاں چراغ الدین صاحب گورنمنٹ پنشنر نے مولوی محمد علی صاحب اور ان کے موجودہ احباب کو حضرت خلیفہ ثانی کے ورود لاہور کی تقریب پر مورخہ ۷ جولائی کو ایک دعوت پر بلانے کی تحریک کی۔ اور حضرت خلیفہ ثانی سے اس موقعہ پر مسائل متنازعہ کے متعلق تقریر کی خواہش کی۔ باوجودیکہ طبی مشیر نے حضرت خلیفہ ثانی کو تقریر کرنے سے منع کردیا تھا مگر آپنے ایسی تقریر کو منظور فرمایا۔ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کے پاس دعوت نامہ بھیجا گیا۔ جسکو مولوی محمد علی صاحب کے پاس خانصاحب ذوالفقار علی خان صاحب رامپوری اور مفتی محمد صادق صاحب لے کر گئے۔ ہم اس گفتگو کی طرف یہاں اشارہ نہ کرینگے جو ان حضرات کے مابین ہوئی۔ مگر مولوی محمد علی صاحب نے اس دعوت کا کوئی جواب نہ دیا نہ ان کے دوسرے دوستوں نے کوئی جواب دیا۔ صرف ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے ۸ جولائی کو جواب لکھا:۔

ڈاکٹر صاحب کا جواب ڈاکٹر صاحب نے اپنے جواب میں ان بعض گذشتہ مضامین پر جرح شروع کردی جو الفضل وغیرہ میں شائع ہوئے تھے۔ اور پھر اس دعوت کو قبول کرنے کے لئے یہ شرط لگائی کہ میاں صاحب مسائل متنازعہ پر تقریر کریں تو دوسری طرف سے بھی ایسی ہی تقریر ہوجاوے۔ اور اس مطلب کے لئے عام جلسہ ہو کہ جس کے لئے دونو فریق اپنے اپنے فریق کی طرف سے امن اور خاموشی کے ذمہ دار ہوں گے۔ دونو فریق کی طرف سے ایک ایک تقریر ہوجائے۔ اور یہ تقریرین حضرت صاحبزادہ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب کریں۔ اور یہ بھی لکھا کہ یہ رقعہ میںنے مولوی محمد علی صاحب کو دکھالیا ہے اس لئے یہ ہماری ساری جماعت کی طرف سے سمجھا جاسکتا ہے۔" مگر اسپر مولوی محمد علی صاحب کی کوئی تصدیق درج نہیں ہے۔

ڈاکٹر صاحب کے خط کا جواب ڈاکٹر صاحب کے اس خط کے جواب میں لکھا گیا کہ آپنے اپنے خط میں ہماری اس درخواست کو کہ آپ ہمارے ہاں تشریف لاکر اختلافی مسائل کے متعلق اس شخص کے منہ سے کچھ سن لیں جو ہماری جماعت کی ان کارروائیوں کا جو بحیثیت جماعت ہوں۔ خدا کے نزدیک اور دنیا کے نزدیک بھی ذمہ دار ہے ردّ کردیا ہے۔ اور اس کی بجائے یہ طریق پیش کیا ہے کہ ایک جلسہ کرکے اسمیں فریقین کی طرف سے تقریریں ہوں۔ چونکہ ہمیں احقاق حق منظور ہے۔ ہم آپ کی اس تجویز کو جو ہماری تجویز کو ردّ کرتے ہوئے آپنے پیش کی ہے۔ اس طرز پر قبول کرتے ہیں کہ اگر صرف دو تقریرین ہوں تو چونکہ آپنے خلافت کے چلتے ہوئے سلسلہ سے انکار کیا ہے۔ اور قادیان کے مقررہ مرکز کو ترک کیا ہے اس لئے آپ کی طرف سے ایک تقریر ان دلائل اور براہین پر ہو جن کی بناء پر آپ کو خلافت کا انکار کرنا اور قادیان کے مرکز کو توڑنا پڑا۔ اسی طرح نبوت اور مسئلہ کفر و اسلام کے متعلق اپنے دلائل کو بیان کریں اس کے بعد ہماری طرف سے اس امر کا بیان ہو کہ ہمنے کیوں اس راہ کو جسپر ہم سات سال سے چلے آرہے تھے ترک نہیں کیا۔ اور آپکے دلائل کو ردّ کیا جائے۔"

چونکہ شیخ عبد الرحیم صاحب تاجر چرم سے ڈاکٹر صاحب نے مناظرہ کے متعلق بھی کہا تھا۔ اس کے جواب میں لکھ دیا کہ اگر آپ مباحثہ یا مناظرہ کرنا چاہتے ہیں جیسا کہ شیخ عبد الرحیم صاحب کی زبانی معلوم ہوا ہے تو اسبات کو بھی ہم اظہار حق کے لئے قبول کرتے ہیں۔ آپ کی تصریح پر شرائط مباحثہ آپ کی خدمت میں

روانہ کردی جائینگی ❊

ڈاکٹر صاحب کا دوسرا جواب

اس خط کے جواب میں ڈاکٹر صاحب نے ۹ جولائی کو لکھا کہ "یہ چیٹھی آپ کی طرف سے معلوم ہوتی ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ آپ کی رائے اس بارہ میں کوئی شے نہیں۔ جب تک آپ یہ تحریر نہ فرمادیں کہ یہ چیٹھی بہ اجازت میاں صاحب لکھی گئی ہے اسوقت تک میں اسے قابل توجہ نہیں سمجھتا" پھر آپ ہی اس چیٹھی کو حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت سے لکھا ہوا فرض کرکے ظاہر کیا کہ " پہلے آپ ان باتوں کو صاف کریں کہ آپ سابقہ فتاوے کو جو ہمارے ساتھ تعلقات کے متعلق ہیں۔ اب بھی آپ قابل عمل درآمد سمجھتے ہیں یا نہیں" ہم میاں صاحب کی باتیں سننے کے لئے طیار ہیں بشرطیکہ جناب میاں صاحب اور ان کا فریق ہمارے جواب کو بھی سُن لے۔ مسئلہ خلافت پر تقریر بعد میں ہو۔ اوّلاً نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تکفیر اہل اسلام پر تقریریں ہوں گی۔ تقریریں ہر دو فریق کے امیر کریں۔ جلسہ عام ہو۔ دونوں مسائل میں دعوے آپ کی طرف سے ہے اس لئے دونوں تقریروں میں ہمارا جواب ہوگا پھر مسئلہ خلافت پر میاں صاحب کی تقریر اور ہمارا جواب ہوگا یہ تینوں باتیں قطعی ہیں۔ مناظرہ کے لئے بھی ہم طیار ہیں اس کے شرائط علیحدہ طے ہو سکتے ہیں۔ اور یہ بھی لکھا کہ کوئی تحریر جس میں یہ نہ لکھا گیا ہو کہ یہ جناب میاں صاحب کی اجازت سے لکھی گئی ہے اسپر توجہ نہ کرینگے"

دوسرے خط کا جواب ہماری طرف سے

اس خط کے جواب میں ڈاکٹر صاحب کے خط کی تنقید کرتے ہوئے اسی روز ہماری طرف سے لکھا گیا کہ یہ سب باتیں ہم اس واسطے قبول کرتے ہیں کہ آپ کسی نہ کسی طرح ان حقایق کو سُن لیں جو ہم پیش کرتے ہیں۔ اگر آپ مناظرہ یا مباحثہ چاہتے ہیں جیسا کہ شیخ صاحب نے آپ نے خواہش کی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سنت اور شرائط مقررہ پر ہم آپ کی درخواست مناظرہ کو منظور کر لینے کے لئے تیار ہیں اور یہ بھی لکھ دیا کہ یہ حضرت خلیفۃ المسیح کی منظوری سے لکھا گیا ہے۔ اسپر دوسرے خط کے جواب میں ڈاکٹر صاحب نے لکھا کہ آپ گریز کر رہے ہیں اصل مسئلہ متنازعہ ہمارے اور آپ کے درمیان مسئلہ نبوت مسیح موعود اور تکفیر اہل قبلہ ہے۔ اس لئے پہلے گفتگو انہی مسائل پر ہوگی۔ خلافت کا مسئلہ محض فرع ہے۔ اور اسپر گفتگو بھی بعد میں ہوگی" دوسرے گفتگو انہیں شرائط پر ہو سکتی ہے کہ ہم میاں صاحب کی تقریر سننے کے بعد جواب دیں ❊

تیسرے خط کا جواب ہماری طرف سے

یہ لکھا گیا کہ بہر حال ہم آپ کی بھلائی چاہتے ہیں۔ اچھا بقول آپکے ہم ہی مدعی ہیں ہم ہی پہلی تقریر کرینگے۔ اور ہم ہی جواب الجواب بیان کرینگے۔ اور باقی آپ کی سب شرائط مندرجہ خطوط بھی منظور ہیں تشریف لائیے"

ڈاکٹر صاحب کا چوتھا خط

اس خط کے جواب میں ڈاکٹر صاحب نے لکھا کہ ہم آخری جواب الجواب کا حق آپکو دینا منظور کرتے ہیں مگر جواب الجواب کی صورت میں ہر ایک مسئلہ پر دو دو تقریریں فریقین کی طرف سے ہوکر آخری جواب الجواب کا حق مدعی کو ہو سکتا ہے۔ بقیہ شرائط کے طے کرنے کے لئے جس طرح آپ چاہیں ہم سے فیصلہ کر سکتے ہیں ❊

ہمارا جواب

اس خط کے جواب میں ۱۰ جولائی کو بمنظوری حضرت صاحبزادہ صاحب خلیفۃ المسیح ثانی خان صاحب ذوالفقار علی خاں صاحب اور مولوی فضل الدین صاحب اور حکیم محمد حسین صاحب قریشی کو بطور سفیر بنا کر دوسرے فریق کے پاس شرائط تقاریر دیکر بھیجدیا گیا۔ اور انہیں فیصلہ کے اختیارات دیدئے۔ اور لکھدیا کہ ان کا ساختہ پرداختہ ہمیں منظور ہوگا یہ اس لئے کیا گیا کہ وقت ضائع نہ ہو۔ اور جلد تصفیہ ہوکر تقریریں شروع ہوں یہ خط مولوی محمد علی صاحب کے پاس بھیجا گیا۔ اور لکھ دیا گیا کہ چونکہ شاہ صاحب کے ساتھ جو خط وکتابت ہوئی ہے اس میں انہوں نے تحریر فرمایا ہے کہ یہ سب خط وکتابت جناب کے علم اور پسندیدگی سے ہورہی ہے اس لئے تضیع اوقات سے بچنے کے لئے یہ خط براہ راست جناب کی خدمت میں لکھا جاتا ہے ❊

مولوی محمد علی صاحب کا پہلا خط

مندرجہ بالا خط کے جواب میں مولوی محمد علی صاحب نے لکھا کہ شرائط کا مسودہ پہنچ گیا ہے لیکن اپر بحث کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ پہلے ہمارے احباب بطور خود اپر مشورہ کرلیں۔ اس لئے آپ اپنے احباب کو بعد از نماز مغرب بھیجدیں

اس خط کا جواب

مولوی محمد علی صاحب کے اس خط کے جواب میں معتمدین یعنے مولوی فضل الدین اور ذوالفقار علی خان اور حکیم محمد حسین قریشی نے لکھا کہ جو ترمیم یا تنسیخ آپنے شرائط میں کی ہے وہ قبل مغرب بھیجدیں تاکہ اسپر غور کرکے بعد مغرب گفتگو کرسکیں۔ اس کے جواب میں

مولوی محمد علی کا جواب

ہم کو مولوی محمد علی صاحب نے لکھا کہ "اس بارے میں خط وکتابت ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب سے کریں" ❊

ڈاکٹر صاحب کے نام پانچواں خط اور اس کا جواب

اسپر اسی امر کی طرف ڈاکٹر صاحب کو توجہ دلائی گئی۔ جو مولوی محمد علی صاحب نے کو لکھا گیا تہا۔ ڈاکٹر صاحب نے جوابدیا کہ ۳ بجے ہماری مجلس شوریٰ ہوگی۔ اور جناب کی پیش کردہ شرائط تقاریر پر غور کرکے جو کمی بیشی اسمیں کرینگے وہ بعد از نماز مغرب تقریراً وتحریراً احباب کے پیش کردیجائیگی"

اس قرارداد کے مطابق ہم لوگ بعد نماز مغرب احمدیہ بلڈنگس میں تصفیہ شرائط کے متعلق گفتگو کرنے کے لئے گئے اور رات کے ۱۲ بجے تک زبانی گفتگو ہوئی۔ اور ایک مسودہ ترمیم شدہ شرائط کا بھی مولوی محمد علی صاحب کے گروہ کی طرف سے ہم کو دیا گیا۔ پھر صبح کو بھی ہم حسب قرارداد ڈاکٹر صاحب کے پاس گئے۔ اور یہ مجلس اس بات پر ختم ہوئی کہ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب مولوی محمد علی صاحب سے پوچھ لیں کہ آیا وہ تحریر ہم کو دینے کے لئے طیار ہیں یا نہیں کہ وہ مناظرہ کرنا چاہتے ہیں۔ شاہ صاحب نے ہم کو حسب قرارداد اس امر کا تو کوئی جواب نہ بھیجا کہ ہم کو مولوی محمد علی صاحب ایسی تحریر دینگے یا نہیں۔ اور ایک غیر متعلق یہ رقعہ لکھ بھیجا۔

ڈاکٹر صاحب کا چھٹا خط

کہ زبانی گفتگو رات کے بارہ بجے تک ہوتی رہی۔ اور صبح بھی وقت خرچ کیا گیا مگر نتیجہ کچھ نہ ہوا۔ چونکہ اس طرح محض تضیع اوقات ہوتی ہے۔ اس لئے ہمارے اصل ترمیمات پر جو اعتراض آپ کو ہو وہ بذریعہ تحریر آپ پیش کردیں۔ ادھر سے تحریری جواب اس کا دیا جائیگا ❊

ہمارا تقرر تو محض اسلئے کیا گیا تھا کہ تا تحریرات کا سلسلہ لمبا نہ ہو۔ اور رُو در رُو بیٹھ کر شرائط کا تصفیہ ہوکر جلد کارروائی شروع ہو۔ اور دو اجلاس اسی مقصد کے ہوکر بعض شرائط طے بھی ہوئیں۔ لیکن ۱۱ جولائی ۱۹۱۵ء کو سہ پہر کو آخر ڈاکٹر صاحب نے یہ

تحریر بھیجدی۔ حالانکہ ۱۱ جولائی کی صبح کو مجلس تصفیہ شرائط میں نے پیش کیا تہا کہ اگر آپ مناظرہ کرنا چاہتے ہیں تو آپ تحریری درخواست ہم کو اسی وقت اس مضمون کی لکھ کر دیں کہ ہماری سابقہ تحریرات میں جہاں جہاں تقریر کا لفظ ہے اس سے ہماری مراد مناظرہ کرنا ہے تاکہ ہم اس کی درخواست مناظرہ تصفیہ کر کے مناظرہ کی شرائط پیش کردیں۔ اور اسپر ڈاکٹر صاحب اور انکے رفقاء نے کہا تھا کہ مولوی محمد علی صاحب سے مشورہ کرکے اطلاع بھجوائیں گے۔ اس اطلاع کی بجائے وہ چھٹا خط بھیجا جسپر ان کو اس کی یاد دہانی کرائی گئی۔ اور لکھا گیا کہ اپنی اس تحریر مرسلہ سے ایک نئی صورت توقف کی مہیا نہ کریں"

ہمارے مندرجہ بالا خط کے جواب میں ڈاکٹر صاحب نے لکھا کہ صبح جو رقعہ آپ کو لکھا گیا (چھٹا خط مراد ہے ناقل) وہ بعد مشورہ ہی لکھا گیا تھا۔ ہم کوئی درخواست نہیں کرنا چاہتے جو شرائط آپنے پیش کیں۔ اور اسپر جو ترمیمیں ہمنے پیش کیں ان پر ہی ہم مزید بحث چاہتے ہیں *

حضرت خلیفۃ المسیح کا آخری خط

چونکہ معاملہ تصفیہ کے قریب ہونے کی بجائے طویل ہو رہا تھا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کے قیام لاہور کی وجہ سے مختلف جماعتوں کے بکثرت آنے شروع ہوگئے جس سے معاملہ کی طوالت انکی کاروباری اور مالی حالت پر مؤثر ہوتی تھی اس لئے آپنے تصفیہ شرائط کے لئے اپنے نمایندوں کو لاہور چھوڑا۔ اور آپ قادیان تشریف لے آئے۔ اور مولوی محمد علی صاحب کو ۱۱ جولائی کی صبح کو جو خط لکھا۔ اس میں لکھا کہ۔ ان ہر سہ (نمایندہ) اصحاب کا فیصلہ مجھے منظور ہوگا یہ آپ کی طرف سے جو آدمی مقرر ہوں ان سے شرائط کا فیصلہ کر لیں۔ میں اب قادیان جاتا ہوں جو تاریخ ہوگی۔ اسپر مقام مقررہ پر میں آجاؤنگا۔ چونکہ آپ لوگ تو گھروں میں بیٹھے ہیں۔ اور ہمارے آدمی مسافر اور کاروباری ہیں۔ اس لئے آپ اپنے آدمیوں کو تاکید کردیں کہ جلد شرائط کا تصفیہ کریں یا امرتسر چل کر ہمارے آدمیوں سے فیصلہ شرائط کریں تاکہ فریقین کو فیصلہ شرائط کا خیال ہو اور کوئی فریق گریز کرنے کے لئے مطل سے کام نہ لے۔ تقاریر یا مباحثہ کی (جو صورت بھی شرائط کے تصفیہ کے وقت طے ہو) تاریخیں اگر رمضان میں مقرر ہوں۔ تب بھی ہماری طرف سے کوئی عذر نہ ہوگا۔ اور ہر ایک قریب سے قریب تاریخ مقرر کی جائے۔ بہتر ہوگی"

یہ خط ۱۲ جولائی کو ۸ بجے سے پہلے مولوی محمد علی صاحب کو دیا گیا۔ لیکن اس کا جواب جو اصرار کرنے پر آپنے دینا پسند کیا نماز مغرب کے وقت ہم کو ملا۔ اس میں انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کو لکھا ہے کہ آپکا رقعہ مجھے ملا۔ زبانی گفتگو بے سود ثابت ہوئی ہے۔ سوا اس کے چارہ نہیں۔ کہ تحریراً ساری کارروائی ہو۔ آپکے آدمیوں کی یہاں ٹھہرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ چونکہ شرائط بذریعہ خط و کتابت طے ہوتی ہیں۔ اس لئے آپ قادیان سے خط و کتابت کرسکتے ہیں"

اس طرح جب ہم نے ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب کو دیکھا کہ زبانی گفتگو کرنے سے پرہیز کرتے ہیں تو مجبوراً ہم لوگ مولوی محمد علی صاحب کے اس خط کو پاکر اسی وقت لاہور سے قادیان پہنچ گئے۔ اور جو کیفیت حضور کے لاہور سے تشریف لے آنے کے بعد گذری۔ اس کو عرض کیا۔ ہم چونکہ آج ہی آئے ہیں اور کوئی مزید کارروائی ابھی شروع نہیں کی۔ اور جو ہوگی۔ اس کو وقت پر شایع کردیا جائے گا۔ اس لئے ہم گذشتہ خط و کتابت کا اسقدر خلاصہ پیش کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں۔ اسقدر حصہ کی اشاعت سے پبلک کو بھی معلوم ہو جائے گا کہ اس وقت تک کیا کارروائی ہوئی ہے۔ اور جو غلط افواہیں پھیلائی جاتی ہیں۔ انکی تردید بھی ہوسکے گی۔

۱۳ جولائی ۱۹۱۵ء

اعلان کنندگان

شیخ یعقوب علی ایڈیٹر الحکم
فضل الدین مختار
حکیم محمد حسین قریشی

قابل توجہ ناظرین

جن احباب کی قیمت اخبار ماہ جولائی ۱۹۱۵ء میں ختم ہوتی ہے انکی خدمت میں اگلا پرچہ بذریعہ وی پی آئے گا احباب وصول کرکے ہم کو دعا اور شکریہ کا موقع دیں اور نیز اسکی خریداری بڑھانے میں سعی فرماکر عند اللہ ماجور ہوں (منیجر)

(بقیہ ایڈیٹوریل)

نئی کتابیں

تذکرۃ المہدی۔ مؤلفہ پیر سراج الحق صاحب احمدی نعمانی جمالی۔ ہانسوی۔ پیرجی صاحب کا نہایت دلچسپ اور نتیجہ خیز سفرنامہ ہے۔ جسمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات طیبہ کے بہت سے ضروری حالات۔ شواہد صداقت۔ نیز آپکے نایاب کلمات طیبات اور عقائد و دعاوی بوضاحت بیان کئے گئے ہیں جسکے ضمن میں اکثر اہم مسائل بھی بڑی خوش اسلوبی سے حل ہوگئے ہیں۔ اخویم مکرم میر قاسم علی صاحب سابق ایڈیٹر الحق دہلی حال مقیم قادیان نے ایک عرصہ کی محنت سے ترتیب دیکر بصرف کثیر چھپوایا ہے حضرۃ خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے بھی اس کتاب کو پسند فرمایا ہے۔ یہ امر بھی کتاب کے قابل قدر و لائق دید ہونے کی ایک زبردست وجہ ہے کہ پیر صاحب نے ۲۰ سال حضرت اقدس کی صحبت و خدمت میں رہ کر جو کچھ فیض حاصل کیا اس کا سارا لباب اس میں آگیا ہے۔ امید ہے کہ احمدی دوست اسے ہاتھوں ہاتھ بڑے شوق سے خرید ینگے۔ حجم ۲۷۰ صفحے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (ع ر)

خلاصہ مطالب قرآن انگریزی میں

احکام و عقائد اسلام کو ۱۵ ابواب میں تقسیم کرکے جدا جدا عنوانوں کے ماتحت آیات قرآنی کا سلیس انگریزی ترجمہ مع حوالجات ایک خوبصورت رسالہ کی شکل میں ترتیب دیکر عبداللہ الہ دین صاحب (الہ دین بلڈنگ سکندر آباد دکن) نے مفت شائع کیا ہے۔ مبلغوں کے لئے خاصکر بہت مفید ہوگا۔ جناب مؤلف کی یہ محنت اور نیز مالی قربانی بلاشبہ قابل قدر ہے۔ خدا جزائے خیر دے *

ماہ صیام

وتحفہ شعبان وغیرہ کے نام سے چند چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ دینی معلومات پر مولوی سید ممتاز علی صاحب ہاشمی (بھوجلا پہاڑی دہلی) نے چھپوا کر شائع کئے ہیں جو مؤلف صاحب سے محصول ڈاک بھیجنے پر مفت ملتے ہیں۔ مسلمانوں کو دینیات سے آگاہ کرنے کا یہ سلسلہ لائق تحسین و مستحق حوصلہ افزائی ہے۔ اب تک ۱۴ نمبر وقتاً فوقتاً شائع ہوچکے ہیں۔ اگر آیندہ بھی اس سلسلہ کو جاری رکھنا ہو تو رطب و یابس روایات سے اجتناب کرکے صحیح و مستند معلومات کا اہتمام و التزام کرنا ضروری ہوگا *

بسم اللہ الرحمن الرحیم . نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح والمہدی

فرمودہ ۱۶ر جولائی ۱۹۱۵ء

یا ایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ۲-۱۷۹

رمضان کا مہینہ جس کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن۔ اس کے متعلق خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم نازل ہوا ہے۔ کہ اس میں قرآن کا نزول ہوا۔ یا قرآن کی ابتداء ہوئی۔ خدا کے فضل سے پھر دوبارہ بہت سے لوگوں کو میسر آیا ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی عنایت ہی ہوتی ہے۔ کہ وہ کسی کو کسی نیکی کے کرنے کا موقع دیتا ہے۔ بہت سے لوگ تھے۔ جو اس جگہ بیٹھے ہوئے لوگوں سے طاقت ور اور قوی تھے۔ مگر گذشتہ رمضان کے بعد اور اس رمضان سے پہلے دنیا کو چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ اور اس رمضان میں انہیں نیکی کرنے کا موقع نہیں ملا۔ پھر بہت سے لوگ ایسے ہونگے۔ جو باوجود زندہ ہیں۔ لیکن اس مہینہ سے فائدہ اٹھانے کا انہیں موقع ہی نہیں ملا۔ کیوں۔ اس لئے کہ ان پر اس بات کی حقیقت ہی نہیں کھلی۔ کہ خدا تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کرنے سے کیا فائدہ ہوتا ہے۔ پھر بہت سے ایسے ہیں۔ جو قسم قسم کی بیماریوں کی وجہ سے رمضان کے مہینہ سے وہ فوائد نہیں اٹھا سکتے جو تندرست اٹھاتے ہیں۔ پس وہ لوگ جن پر خدا تعالےٰ نے فضل کیا ہے۔ کہ اول تو انہیں مسلمان بنایا۔ دوسرے اتنی سمجھ دی کہ روزہ کی غرض کو سمجھیں۔ تیسرے اتنی صحت دی۔ کہ روزہ رکھ سکیں۔ چوتھے اتنی عمر دی کہ ایک اور رمضان کی برکات حاصل کر سکیں۔ ان پر اللہ تعالیٰ کا بہت ہی شکر کرنا واجب ہے۔ یہ مہینہ اپنے ساتھ بڑی بڑی برکتیں لایا کرتا ہے۔ پہلی عظیم الشان برکت تو یہی ہے۔ کہ جن لوگوں کو سستی اور کاہلی کی وجہ سے سارا سال نماز تہجد نصیب نہیں ہوتی اس مہینہ میں نصیب ہو جاتی ہے۔ اور وہ لوگ جو صبح کی نماز سورج چڑھنے کے قریب پڑھتے ہیں ان کو بھی موقع مل جاتا ہے۔ کہ رات کے وقت خدا تعالیٰ کی عبادت کریں۔ اور تہجد پڑھیں چونکہ سب لوگ سحری کو اٹھتے ہیں۔ اس لئے سست آدمی بھی اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ یوں اگر انہیں اٹھایا جائے۔ تو کئی بہانے کریں۔ اصل بات یہ ہے۔ تجربہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ شور وغل میں نیند پورے طور پر نہیں آتی۔ رمضان کے مہینہ میں چونکہ عام طور پر لوگ اٹھتے ہیں۔ اس لئے کاہل بھی اٹھ بیٹھتے ہیں۔ اور تہجد پڑھنے کا انہیں موقع مل جاتا ہے۔ گو تہجد نوافل سے ہیں اور رمضان کے روزے فرائض سے بہت سی طبائع ایسی ہوتی ہیں۔ کہ فرائض تو ادا کر لیتی ہیں۔ اور نوافل میں سستی کرتی ہیں۔ اور ایسا آج ہی نہیں کیا جاتا۔ حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ایسا کرنے والے موجود تھے۔ چنانچہ ایک حدیث میں آیا ہے۔ کہ ایک شخص نے آنحضرت صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا۔ کہ یا رسول اللہ کتنی نمازیں فرض ہیں۔ آپ نے فرمایا ایک دن رات میں پانچ۔ پھر اس نے پوچھا۔ زکوٰۃ آپ نے فرمایا سال میں ایک دفعہ پھر اس نے روزہ کے متعلق پوچھا۔ آپ نے فرمایا۔ سال میں ایک مہینہ پھر حج کے متعلق پوچھا۔ فرمایا عمر میں ایک دفعہ۔ یہ سنکر اس نے کہا۔ خدا کی قسم میں اسی طرح کرونگا۔ نہ اسے کچھ بڑھاؤں گا اور نہ کم کرونگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات جو اس نے کہی ہے۔ اگر کر بھی لی۔ تو جنت میں داخل ہو جائیگا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ اس وقت بھی ایسے لوگ تھے اور ایسی طبائع ہمیشہ سے چلی آتی ہیں۔ تہجد چونکہ فرض نہیں اس لئے ان کے پڑھنے میں سستی کی جاتی ہے۔ روزہ چونکہ فرض ہے۔ اس لئے اس کے لئے سحری کو اٹھنا پڑتا ہے اور ساتھ ہی نفل پڑھنے کی بھی توفیق مل جاتی ہے۔ اور یہ ثواب بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ دوسری برکت روزہ کا ثواب ہے جس کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ روزہ دار کا اجر میں ہی ہوں۔ پھر اور بہت سے فوائد ہیں۔ انسان بہت سی بلاؤں اور تکلیفوں سے بچ جاتا ہے۔ پس یہ مہینہ خدا کے فضلوں کا مہینہ ہے۔ اس سے جس قدر ہو سکے فائدہ اٹھالو۔ جس طرح بہت سے ایسے انسان ہیں۔ جن کو یہ رمضان دیکھنا نصیب نہیں ہوا۔ اسیطرح بہت ایسے ہونگے۔ جنہیں اگلا رمضان دیکھنا نصیب نہ ہوگا اور کون جانتا ہے۔ کہ میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں۔ جنہوں نے نہیں دیکھنا۔ اس لئے ہر ایک کو اس رمضان میں خیر حاصل کرنے کی خوب کوشش کرنی چاہیئے ہماری جماعت کوئی دنیاوی سوسائٹی نہیں۔ اس لئے اس کے افراد کا فرض ہے۔ کہ جہاں وہ اپنی اولاد اپنی مشکلات۔ اپنے رشتہ داروں اور اپنی دیگر اغراض کے لئے دعائیں کرینگے۔ اور اگر اخلاص سے کرینگے۔ تو خدا تعالےٰ کے فضل سے کامیاب بھی ہو جائینگے۔ وہاں سلسلہ کی ترقی کے لئے بھی کریں۔ کیونکہ جو سچے سلسلے اور راستبازوں کی جماعتیں ہوتی ہیں۔ ان کا پہلا فرض اپنی جان و مال کی حفاظت کرنا نہیں ہوتا۔ بلکہ جماعت کی ترقی اور کامیابی کے لئے کوشاں رہنا اور راستی اور حق کی اشاعت کرنا ہوتا ہے۔ پس ہمارے تمام دوستوں کو چاہیئے۔ کہ جہاں وہ اپنی ذات اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں وغیرہ کے لئے اس ماہ میں دعائیں کریں۔ ان سب سے پہلے اس بات کو مدنظر رکھکر ان کی دعائیں ہوں۔ کہ سب سے زیادہ دعاؤں اور التجاؤں کا مستحق اسلام راستی اور حق ہے۔ کیوں اس لئے کہ کسی کو جو دعاؤں کی توفیق ملیگی۔ تو کس ذریعہ سے۔ اسلام ہی سے۔ کیا ایسے کروڑوں انسان نہیں۔ کہ ان پر رمضان آتا ہے اور گذر بھی جاتا ہے۔ لیکن وہ کورے کے کورے ہی بنتے ہیں۔ پس دعائیں کرنے والوں کو یہ موقع اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے توسل سے حاصل ہوا ہے اس لئے ان کا پہلا فرض ہے۔ کہ اسلام کی اشاعت کے لئے دعائیں کریں۔

میں کہنا تو بہت کچھ چاہتا تھا۔ لیکن ریزش کی وجہ سے ڈر ہے۔ کہ حلق کی بیماری جو روبصحت ہے۔ بڑھ نہ جائے۔ اس لئے اسی پر ختم کرتا ہوں ٭

دعوت الی الخیر

مارشس میں تبلیغ احمدیت

مولانا حافظ صوفی غلام محمد صاحب کے عریضے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں

خلاصہ خط ۳ (مورخہ ۲۹ جون)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ حضور کو میں پہلے عریضہ میں مفصل حالات عرض کر چکا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا محض فضل و کرم ہے۔ کہ حق کا رعب لوگوں پر بیٹھتا جاتا ہے جنہوں نے ہماری باتیں سنی تھیں۔ ان میں سے اکثر نوجوان ہماری طرف سے مخالفین کے ساتھ بحث کرتے رہتے ہیں۔ اور انہیں مجبور کرتے ہیں کہ قرآن شریف سے کوئی آیت دکھلاؤ جس کے معنے ہوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں۔ ہمیں حیات کا لفظ دکھاؤ۔ رفع کا لفظ عام ہے یہ مومنوں کے لئے بھی آیا ہے۔ خنزیر اور صلیب کے معنوں پر بعض لوگ بہت گھبراتے تھے۔ میں نے انہیں تعطیر الانام سے دکھایا کہ خنزیر کے معنے نصرانی شدید الشوکۃ لکھے ہیں۔ اس سے بعض کا جنکو یہ معنی دکھائے گئے ہیں۔ شرح صدر ہو جاتا ہے۔ صلیب کے معنے کتب۔ لکھا ہے۔ ایک آدمی صالح نام ہمارے بہت قریب آگیا ہے میں نے اس کو لکھدیا ہے ایک کا غذ پر لا المہدی الا عیسیٰ ابن مریم۔ وہ مخالف مولویوں کو دکھاتا پھرتا ہے کہ دیکھو ابن ماجہ میں یہ حدیث ہے۔ میں نے خود دیکھی ہے۔ اس نے ایک سیٹھ کو یہ بات کہی وہ کہنے لگا معلوم نہیں ہے بھی کہ نہیں اس نے کہا ابن ماجہ لاؤ میں دکھائے دیتا ہوں۔ جب سیٹھ نے یہ کہا کہ اور کتاب سے بھی دکھاؤ۔ ہم نے اسے لکھدیا کہ مسند امام احمد بن حنبلؒ میں لکھا ہے۔ یلقی عیسیٰ بن مریم اماماً مہدیاً۔ اور اس حدیث کو حسن بصری۔ ابن منبہ صحیح سمجھتے ہیں۔ یہاں عربی کا علم بہت کم ہے۔ مولوی ترجمہ شدہ احادیث اپنے پاس رکھتے ہیں۔ اور عربی سے نہیں سمجھ سکتے۔ اردو لوگ اکثر جانتے ہیں۔ اور ترجمہ سے خود دیکھ لیتے ہیں۔ اور عربی سے نہیں سمجھ سکتے۔ اور کہدیتے ہیں ہم نہیں جانتے۔ اگر حضور مناسب سمجھیں تو اس کی یہاں بہت ہی اشد ضرورت ہے۔ کہ مترجم صحاح ستہ اور مظاہر حق یہاں ارسال فرمادیں۔ لوگ سمجھدار ہیں۔ انشاء اللہ بہت ہی فائدہ ہوگا۔ اور اقرب الموارد۔ المنجد اور زاد المعاد تو ضرور ہی ارسال فرمادیں۔ حیدرآباد دکن سے رسول کریم صلعم کی لائف بھی نہیں ملی تھی۔ مگر المنجد اور زاد المعاد ابن قیم کی تو بہت ہی اشد ضرورت ہے۔ یہاں ایک قیامت نامہ اردو عام لوگوں کو یاد ہے۔ اور شاہ رفیع الدین کے فارسی قیامت نامہ کا ترجمہ بتایا جاتا ہے۔

خدا کے فضل سے ہمارا درس برابر ہوتا ہے۔ اور جمعہ ہم الگ پڑھتے ہیں اور خطبہ جمعہ میں سورۃ کہف کی پہلی دس آیات سے دجال ثابت کیا گیا۔ اور بتایا گیا ہے کہ بأساً شدیداً سے مراد موجودہ جنگ ہے۔ اور اس سے انکو ڈرایا ہے۔ جو خدا کا بیٹا تجویز کرتے ہیں۔ ایک نیا بھائی بھی تھا۔ اس پر ماشاء اللہ بڑا اثر ہوا اور دوسروں کو بتاتا پھرتا ہے۔ ہمارے سلسلہ کی شہرت تمام جزیرہ میں برق کی طرح پھیل گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کامل عطا فرماوے اور آپ کے عہد مبارک کو بہت ہی لمبا کردے اور اس میں احمدیت کو دنیا کے تمام آفاق میں پھیلاوے۔ آمین (حضور کا خادم غلام محمد)

فہرست نومبائعین

نام	مقام	نام	مقام
قطب الدین	کشمیر	قاضی عبد الخالق	ہزارہ
مسماۃ فرزانہ	”	گل محمد	فیروزپور
اللہ دتا	گورداسپور	عبد اللہ	پٹیالہ

بیعت خلافت

علی بہادر ڈیزنری اسسٹنٹ۔ صدر پشاور۔